پروفیسر عابد صدیق

روئے مصحف پہ بنا جس کا لہو سُرخ لکیر

پیکرِ حلم و حیا، حضرتِ عثمانِ غنی۔!
کُفوِ شاہِ دوسرا، حضرتِ عثمانِ غنی۔!
جس کا شیوہ تھا عطا، حضرتِ عثمانِ غنی۔!
جس سے راضی ہے خدا، حضرتِ عثمانِ غنی۔!

جس کو اللہ نے پہنائی خلافت کی ردا۔!
شاہِ کونین سے جس کو ہوئے دو نور عطا۔!
وہ حیادار، فرشتے بھی کریں جس سے حیا۔!
بعد شیخین کے افضل جو سب اُمت میں ہُوا۔!

ہاتھ جس شخص کا دستِ شہِ عالم ٹھہرے۔!
شاہِ کونین کی جنت میں رفاقت جو کرے۔!
شان میں جس کی شہنشاہِ دو عالم یہ کہے۔!
"ہے مُعاف آج کے بعد اِس کو جو چاہے وہ کرے"۔!

جیشِ عُسرۃ کے لئے اُس نے ہی سامان کیا۔!
وُسعتِ مسجدِ نبوی کا شرف جس کو ملا۔!
بیرِ رُومہ سے مسلمانوں کو سیراب کیا۔!
جس کو خوش ہو کے دُعا دیتے تھے محبوبِ خدا۔!

پوری اُمّت میں نہ تھی جس کی سخاوت کی نظیر۔!
بعدِ بوبکرؓ و عُمرؓ۔ پوری جماعت کا اَمیر۔!
اہلِ مکّہ کی طرف تھا جو محمدؐ کا سفیر۔!
"رُوئے مُصحف" پہ بنا جس کا لہُو سُرخ لکیر۔!

وہ خِلافۃ کا اَمین اور وہ مظلوم شہید۔!
حافظِ وحیِ خُدا، جامعِ قرآنِ مجید۔!
جس کے اَموال کا مَصرف رہا، جنّت کی خرید۔!
دی گئی جس کو کئی مرتبہ، جنّت کی نوِید۔!

رِفق و شفقت میں یگانہ تھا جو۔ وہ۔ نرم خِصال۔!
بُردباری و تحمّل۔ کی نہیں جس کے مِثال۔!
دَورِ فِتنہ۔ میں رہِ حق پہ کیا صبر کمال۔!
جان دے دی۔ نہ کیا اُس نے مدینہ میں قتال۔!

پیکرِ حلم وحیاء حضرتِ عثمانِ غنیؓ

تصحیح

گذشتہ ماہ کے "نقیبِ ختمِ نبوت" میں شائع "آہ! چغتائی صاحبؒ" کے عنوان سے قمر الحسنین قمر کی نظم میں ایک مصرعہ سہوِ کاتب سے چھپنے سے رہ گیا تھا، وہ شعر یوں ہے :

احرار سے وفا کا نمونہ چلا گیا
یُمن و سلامتی کا نمونہ چلا گیا!